118281 ـ رمضان كے روزں كى قضاء كے ايام كى تعداد معلوم نہيں

سوال

ميرى بيوى كے ذمہ رمضان كے روزں كى قضاء تھى ليكن اسے يہ معلوم نہيں كہ كتنے ايام كے روزے چھوڑے تھے، ہميں كيا بتائيں كہ وہ اس سلسلہ ميں كيا كرے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر كسى شخص نے رمضان المبارك ميں كسى عذر يعنى سفر يا بيمارى يا حيض اور نفاس كى وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ايام كى قضاء ميں روزے ركھےگا كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تو جو كوئى بھى تم ميں سے بيمار ہو يا مسافر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے البقرۃ (184).

اور صحيح ميں عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے حديث مروى ہے كہ جب ان سے حائضہ عورت كے متعلق دريافت كيا گيا كہ وہ روزوں كى قضاء تو كرتى ہے ليكن نماز كى قضاء كيوں نہيں كرتى ؟ تو عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا نے فرمايا:

" ہميں بھى يہ آتا تو ہميں روزوں كى قضاء كا حكم ديا جاتا تھا، ليكن ہميں نماز كى قضاء كا حكم نہيں ديا جاتا تھا "

صحيح مسلم حديث نمبر (335).

جب آپ كى بيوى كو ايان كى تعداد كا علم نہيں مثلا اسے شك ہے كہ چھ يوم تھے يا سات تو اس كو چھ يوم كے روزے ركھنا ہونگے، كيونكہ اصل ميں برى الذمہ ہونا ہے، ليكن اگر وہ بطور احتياط سات روزے ركھتى ہے تو يہ بہتر ہے؛ تا كہ يقينى طور پر برى الذمہ ہو جائے.

اور اگر اسے بالكل ہى تعداد كا علم نہيں تو پھر ظن غالب ميں جو ہو اتنے ايام كے روزے ركھ لے تا كہ برى الذمہ ہو سكے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ایك عورت كے ذمہ رمضان كے روزں كی قضاء ہے لیكن اسے شك ہے كہ چار یوم ہیں یا تین، اب اس نے تین روزے رکھ لیے اس پر كیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" جب انسان كو شك ہو كہ اس پر كتنے روزوں كی قضاء واجب ہے تو وہ كم كو لے، اور اگر عورت یا مرد كو شك ہو جائے كہ اس كے ذمہ تین یا چار دن كی قضاء ہے تو وہ كم عدد كو لے كیونكہ یہ یقینی ہے، اور اس سے جو زائد ہے وہ مشكوك ہوگا، اور اصل تو بری الذمہ ہونا ہے.

لیكن اس كے ساتھ احتیاط یہ ہے كہ وہ شك والا بھی روزہ رکھ لے یعنی تین یا چار ہو تو چار روزے رکھے كیونكہ اگر وہ اس پر واجب ہوا تو وہ یقینا بری الذمہ ہوگا، اور اگر واجب نہیں تو پھر یہ نفلی ہو جائیگا، اور پھر اللہ تعالی بہتر عمل كرنے والے كے اجروثواب كو ضائع نہیں كرتا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

واللہ اعلم .